احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 27 اکتوبر 2001ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 27 اکتوبر 2001ء 9 شعبان 1422 ہجری - 27 اخاء 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 246

تسبیح و تحمید

حضرت ابوالدرداءؓ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے انہیں یہ دعا سکھائی

سبحان اللّٰہ و الحمدللّٰہ و لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر

پھر فرمایا یہ کلمات گناہوں کو اس طرح گراتے ہیں جیسے درخت اپنے پتے گراتا ہے

(سنن ابن ماجہ کتاب الادب باب فضل التسبیح حدیث نمبر 3803)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

جس قدر انسان کی طبیعت تقاضا کرتی ہے کہ خدا کی یقینی شناخت کے لئے اس قدر معرفت چاہئے وہ معرفت قولی اور فعلی تجلی سے پوری کی جاتی ہے- یہاں تک کہ ایک ذرہ کے برابر بھی تاریکی درمیان میں نہیں رہتی- یہ خدا ہے جس کے ان قولی فعلی تجلیات کے بعد جو ہزاروں انعامات اپنے اندر رکھتی ہیں اور نہایت قوی اثر دل پر کرتی ہیں انسان کو سچا اور زندہ ایمان نصیب ہوتا ہے اور ایک سچا اور پاک تعلق خدا سے ہو کر نفسانی غلاظتیں دور ہو جاتی ہیں- اور تمام کمزوریاں دور ہو کر آسمانی روشنی کی تیز شعاعوں سے اندرونی تاریکی الوادع ہوتی ہے اور ایک عجیب تبدیلی ظہور میں آتی ہے-

پس جو مذہب اس خدا کو جس کا ان صفات سے متصف ہونا ثابت ہے پیش نہیں کرتا اور ایمان کو صرف گزشتہ قصوں کہانیوں اور ایسی باتوں تک محدود رکھتا ہے جو دیکھنے اور کہنے میں نہیں آئی ہیں وہ مذہب ہرگز سچا مذہب نہیں ہے- اور ایسے فرضی خدا کی پیروی ایسی ہے کہ جیسے ایک مردہ سے توقع رکھنا کہ وہ زندوں جیسے کام کرے گا ایسے خدا کا ہونا نہ ہونا برابر ہے جو ہمیشہ تازہ طور پر اپنے وجود کو آپ ثابت نہیں کرتا گویا وہ ایک بت ہے جو نہ بولتا ہے اور نہ سنتا ہے اور نہ سوال کا جواب دیتا ہے اور نہ اپنی قادرانہ قوت کو ایسے طور پر دکھا سکتا ہے جو ایک پکا دہریہ بھی اس میں شک نہ کر سکے-

یاد رکھنا چاہئے کہ جیسے ہمیں روشنی بخشنے کے لئے ہر روز تازہ طور پر آفتاب نکلتا ہے اور ہم اس قدر قصہ سے کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے اور نہ کچھ تسلی پا سکتے ہیں کہ ہم اندھیرے میں ہوں اور روشنی کا نام و نشان نہ ہو اور یہ کہا جائے کہ آفتاب تو ہے مگر وہ کسی پہلے زمانہ میں طلوع کرتا تھا اور اب وہ ہمیشہ کے لئے پوشیدہ ہے- ایسا ہی وہ حقیقی آفتاب جو دلوں کو روشن کرتا ہے ہر روز تازہ بتازہ طلوع کرتا ہے- اور اپنی قولی فعلی تجلیات سے انسان کو حصہ بخشتا ہے- وہی خدا سچا ہے اور وہی مذہب سچا جو ایسے خدا کے وجود کی بشارت دیتا ہے اور ایسے خدا کو دکھلاتا ہے اسی زندہ خدا سے نفس پاک ہوتا ہے-

(براہین احمدیہ حصہ پنجم - روحانی خزائن جلد 21 صفحہ 32)

ضرورت انسپکٹران مال

صدر انجمن احمدیہ

نظارت مال آمد کو انسپکٹران مال کے طور پر کام کرنے کے لئے ایسے مخلص اور محنتی نوجوانوں کی ضرورت ہے جو خدمت دین کا جذبہ رکھتے ہوں- اور محنت کے ساتھ حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ میں مستقل طور پر کام کرنے کے خواہش مند ہوں-

تعلیمی قابلیت: انٹرمیڈیٹ II ڈویژن 45% نمبر

اپنی درخواستیں تعلیمی قابلیت کی مصدقہ نقول، صدر صاحب جماعت کی تصدیق اور شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی کے ساتھ 30 نومبر 2001ء تک نظارت مال آمد میں بھجوا دیں- درخواستیں مندرجہ بالا کوائف کے مطابق ہونی چاہئیں نامکمل درخواستوں پر غور نہیں ہوگا-

تحریری امتحان کا نصاب حسب ذیل ہے

(الف) قرآن مجید ناظرہ مکمل- پہلا پارہ باترجمہ- چالیس جواہر پارے- ارکان دین- نماز مکمل مع ترجمہ

(ب) کشتی نوح- برکات الدعاء- عام دینی معلومات درثمین (نظم شان اسلام) مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ-

(ج) انگریزی اور حساب مطابق معیار میٹرک عام معلومات

نوٹ: ہر جز میں کامیاب ہونا لازمی ہے- کامیابی کے لئے 50 فیصد نمبر حاصل کرنا ضروری ہوگا-

امیدوار کا خوشخط ہونا ضروری ہوگا-

(ایڈیشنل ناظر مال آمد- ربوہ)

درخواست دعا

محترم چوہدری محمد علی صاحب وکیل التصنیف تحریک جدید ربوہ تحریر فرماتے ہیں- گزشتہ دنوں خاکسار انسٹی ٹیوٹ کارڈیالوجی آف راولپنڈی میں زیر علاج رہا- اور اب یہاں ربوہ واپس آ گیا ہے- اللہ تعالیٰ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعاؤں کو شرف قبولیت بخشا اور محض اپنے فضل سے خاکسار کو صحت عطا فرمائی- اب خدا تعالیٰ کے فضل سے طبیعت پہلے سے بہتر ہے- الحمدللہ- خاکسار ان سب احباب کا جنہوں نے خاکسار کی بیماری کے دوران دعاؤں

(باقی صفحہ 7 پر)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر

نمبر 180

سورج گرہن کے آفاقی نشان کا نظارہ

محترم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب (بیعت 4 فروری 1892ء۔ وفات 12 فروری 1936ء) کا بیان:۔

''رمضان کے مہینہ میں چاند اور سورج کو گرہن لگنے کی پیش گوئی علامات ظہور مہدی میں ہے۔ جیسے کہ دارقطنی وغیرہ حدیث کی کتب میں درج ہے۔ 1894ء میں پہلے چاند کو گرہن لگا۔ جب سورج کو گرہن لگنے کے دن قریب آئے۔ تو ہم دونوں بھائیوں نے ارادہ کیا کہ ہم قادیان میں اس وقت موجود ہوں۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود کے ساتھ اس نشان عظیم کو دیکھیں۔ اور ان کے ساتھ ہی کسوف کی نماز پڑھیں۔ چنانچہ ہم ہر دو بھائی ہفتہ کی شام کو لاہور سے روانہ ہوئے قریب گیارہ بجے رات کے بٹالہ پہنچے۔ اگلے روز علی الصبح گرہن لگنا تھا۔ جب ہم ریل سے اترے تو آسمان بادلوں سے محیط تھا۔ اور آندھی چل رہی تھی۔ اور اتنا اندھیرا تھا کہ ہاتھ پھیلایا ہوا نظر نہیں آتا تھا۔ ہم نے ارادہ کیا کہ چاہے کچھ ہو۔ راتوں رات قادیان پہنچنا ہے۔ چنانچہ ہم دونوں وہاں سے روانہ ہوئے اور ایک ہمارا ہم وطن دوست مولوی عبدالعلی مرحوم بھی ہمارے ساتھ تھا رستہ بالکل دکھائی نہ دیتا تھا۔ بادل گرجتے تھے۔ بجلی چمکتی تھی۔ اور وہی ہماری رہبر تھی۔ یعنی جس وقت بجلی چمکتی تھی ہم کو رستہ دکھائی دیتا تھا۔

الغرض جب ہم روانہ ہوئے تو ہوا ہمارے مخالف تھی۔ اور مٹی آنکھوں میں پڑتی تھی۔ اور قدم اچھی طرح سے نہیں اٹھتا تھا۔ ہم نے کہا کہ یہاں کھڑے ہو کر دعا مانگیں۔ چنانچہ ہم تینوں رستہ میں کھڑے ہو گئے۔ اور ہم نے نہایت عاجزی اور تضرع کے ساتھ دعا مانگی۔ کہ اے اللہ جو تو آسمان اور زمین کا قادر مطلق خداوند ہے۔ ہم عاجز تیرے بندے ہیں۔ تیرے مسیح کی زیارت کے لئے جاتے ہیں۔ اور ہم پیدل ہیں۔ سردی کا موسم ہے۔ تو ہی ہم پر رحم کر۔ ہمارے لئے رستہ آسان کر دے۔ اور باد مخالف کو تو دور کر۔ میں اللہ تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ کہ ابھی آخری لفظ اس دعا کا ہمارے منہ میں تھا۔ کہ فوراً ہوا کا رخ بدل گیا۔ اور جیسے کہ ہوا ہمارے سامنے سے آئی تھی۔ اس کا رخ ہماری پشت کی طرف ہو گیا۔ اور وہ ہم کو دھکیلنے لگی۔ اور یہ خدا کا خاص فضل تھا۔ اور حضرت مسیح موعود کی برکت تھی۔ کہ اب اگر ہم ایک قدم اٹھاتے تھے تو دو اٹھتے تھے۔ اور اس آندھی میں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہم ہوا میں اڑے جاتے ہیں۔ ابھی ہم کو اسٹیشن بٹالہ سے روانہ ہوئے بہت دیر نہ گزری تھی کہ ہم نہر کے پاس پہنچ گئے۔ اس جگہ تھوڑی سی بونداباندی شروع ہوئی۔ نہر کے پاس کوٹھی کے متصل ایک کوٹھا ہے۔ اس میں ہم داخل ہو گئے ان ایام میں ڈاکو گورداسپور کے ضلع کی اکثر سڑکوں پر وارداتیں کیا کرتے تھے۔ ہمارے پاس دیا سلائی تھی۔ ہم نے جلا کر مکان کو دیکھا تو خالی تھا۔ اور اس میں دو اوپلے اور ایک موٹی اینٹ پڑی ہوئی تھی۔ ہم نے صلاح کی کہ ہم ذرا آرام کر لیں۔ ہم تینوں نے ان ہر دو اوپلوں اور اینٹ میں سے ایک ایک اپنے سرہانے رکھ لی۔ اور ہم زمین پر سو گئے۔ کچھ عرصہ کے بعد میری جاگ کھلی تو بدن بالکل ہلکا معلوم ہوتا تھا۔ تکان سب دور ہو گئی اور وہ فرش خاک میں سونا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا کہ ہم استبرق کے فرش پر سوئے تھے۔ جب میں اس کوٹھے سے باہر نکلا۔ تو آسمان بالکل صاف تھا اور ستارے نکلے ہوئے تھے۔ بادل اور آندھی کا نام ونشان نہ تھا۔ پھر میں نے مرحوم ایوب اور دوسرے ساتھی کو جگایا۔ اور ہم قادیان کو روانہ ہوئے۔ سحری کے وقت ہم دارالامان میں پہنچ گئے۔ اور سحری حضرت کے دسترخوان پر کھائی۔ اور **صبح کو حضرت اقدس کے ساتھ کسوف کی نماز پڑھی۔ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہوی نے یہ نماز پڑھائی تھی۔ اور قریب تین گھنٹہ کے یہ نماز اور حضرت مسیح موعود کی دعا جاری رہی۔ چھوٹی بیت کی چھت پر نماز پڑھی گئی تھی۔**

اس کسوف کے متعلق مجھے ایک عجیب لطیفہ یاد آیا ہے۔ کئی دوستوں نے شیشہ پر سیاہی لگائی ہوئی تھی۔ جس میں سے کہ وہ آفتاب کی طرف گرہن کے آثار دیکھنے میں مشغول تھے۔ ابھی خفیف سی سیاہی سورج پر شروع ہوئی تھی کہ حضرت اقدس کو کسی نے کہا کہ سورج گرہن لگ گیا ہے۔ حضرت اقدس نے اس شیشہ میں سے نگاہ کی۔ تو نہایت خفیف سی سیاہی معلوم ہوئی۔ حضرتؑ نے بہت افسوس کیا کہ اس گرہن کو ہم نے تو دیکھ لیا۔ مگر یہ ایسا چھوٹا ہے کہ عوام کی نظر سے چوک جائے گا۔ اور اس طرح سے ایک عظیم الشان نشان اور پیش گوئی شبہ میں پڑ جائے گی۔ حضرت نے کئی بار اس کا اپنے رحیمانہ طریق سے ذکر فرمایا۔ اس پر ابھی تھوڑی سی دیر گزری تھی کہ سیاہی بڑھنی شروع ہوئی حتیٰ کہ آفتاب کا زیادہ حصہ تاریک ہو گیا۔ اس پر آپ نے فرمایا کہ ہم نے آج صبح خواب میں پیاز دیکھا تھا۔ اور اس کی تعبیر یہی ہوتی ہے کہ تھوڑا سا غم پہنچے۔ سو شروع میں سیاہی کے عرصہ تک خفیف رہنے سے ظہور میں آیا''

(آئینہ صدق وصفا سیرت حضرت مرزا ایوب بیگ صاحب مولفہ مرزا یعقوب بیگ صاحب صفحہ 46 تا 48 ناشر احمدیہ انجمن اشاعت لاہور 21 دسمبر 1964ء)

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ خدائے ذوالمنن کے افضال واحسانات کا ذکر کرتے ہوئے اپنے مولائے حقیقی کے حضور عرض کرتے ہیں:

اے فدا ہو تیری راہ میں میرا جسم و جان و دل
میں نہیں پاتا کہ تجھ سا کوئی کرتا ہو پیار
اس قدر مجھ پر ہوئیں تیری عنایات و کرم
جن کا مشکل ہے کہ تا روز قیامت ہو شمار
آسماں میرے لئے تو نے بنایا اک گواہ
چاند اور سورج ہوئے میرے لئے تاریک و تار

کامل علم کا ذریعہ

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''.......وہ کامل علم کا ذریعہ جس سے خدا نظر آتا ہے وہ میل اتارنے والا پانی جس سے تمام شکوک دور ہو جاتے ہیں۔ وہ آئینہ جس سے اس برتر ہستی کا درشن ہو جاتا ہے خدا کا وہ مکالمہ اور مخاطبہ ہے جس کا میں ابھی ذکر کر چکا ہوں۔ جس کی روح میں سچائی کی طلب ہے وہ اٹھے اور تلاش کرے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر روحوں میں سچی تلاش پیدا ہو اور دلوں میں سچی پیاس لگ جائے تو لوگ اس طریق کو ڈھونڈیں اور اس راہ کی تلاش میں لگیں۔ مگر یہ راہ کس طریق سے کھلے گی اور حجاب کس دعا سے اٹھے گا میں سب طالبوں کو یقین دلاتا ہوں کہ صرف (دین) ہی ہے جو اس راہ کی خوشخبری دیتا ہے اور دوسری قومیں تو خدا کے الہام پر مدت سے مہر لگا چکی ہیں۔ سو یقیناً سمجھو یہ خدا کی طرف سے مہر نہیں بلکہ محرومی کی وجہ سے انسان ایک حیلہ پیدا کر لیتا ہے اور یقیناً یہ سمجھو کہ جس طرح یہ ممکن نہیں کہ ہم بغیر آنکھوں کے دیکھ سکیں یا بغیر کانوں کے سن سکیں یا بغیر زبان کے بول سکیں اسی طرح یہ بھی ممکن نہیں کہ بغیر قرآن کے اس پیارے محبوب کا منہ دیکھ سکیں۔ میں جوان تھا اب بوڑھا ہوا مگر میں نے کوئی نہ پایا جس نے بغیر اس پاک چشمہ کے اس کھلی کھلی معرفت کا پیالہ پیا ہو۔''

(اسلامی اصول کی فلاسفی' روحانی خزائن جلد 10 صفحہ 442-443)

افتتاحی تقریب کمپیوٹر سیکشن

(مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ)

امسال علم انعامی حاصل کرنے والی مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ 25 اکتوبر 2001ء بروز جمعرات دفتر مقامی کی بالائی منزل پر کمپیوٹر سیکشن اطفال کی رسمی افتتاحی تقریب منعقد کی گئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی محترم سید محمود احمد شاہ صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان تھے۔ سب سے پہلے انہوں نے فیتہ کاٹ کر شعبہ کمپیوٹر اطفال کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔ تلاوت ونظم کے بعد محترم حافظ راشد جاوید صاحب ناظم اطفال مقامی ربوہ نے رپورٹ پیش کرتے ہوئے کہا کہ مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی میں اس سیکشن کے اجراء کا مقصد ربوہ کے اطفال کو کمپیوٹر سے متعلق ابتدائی علم مہیا کرنا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ اس سیکشن کا اجراء گزشتہ سال جون سے ہو چکا ہے۔ ابتداء میں ایک کمپیوٹر موجود تھا لیکن اب خدا تعالیٰ کے فضل سے چار کمپیوٹر موجود ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ اس سیکشن سے 490 طلباء کمپیوٹر کا علم سیکھ کر فارغ ہوئے ہیں اور کمپیوٹر کے علم کو مزید آسان بنانے کے لئے ایک کتاب اور اس کے ساتھ ملٹی میڈیا سی ڈی بھی تیار کی گئی جس کا خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت فائدہ ہوا۔ محترم صدر صاحب مجلس نے اپنے اختتامی خطاب میں مجلس اطفال الاحمدیہ مقامی ربوہ کی دوران سال مساعی کا ذکر فرمایا اور بہترین کام کرنے پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔ انہوں نے فرمایا کہ نامساعد حالات کے باوجود اطفال الاحمدیہ مقامی میں بھرپور اور مثالی کام دیکھنے میں آیا ہے اور عاملہ کی یہ فعال ٹیم خدام الاحمدیہ کے دست و بازو بنے گی صدر محترم نے کمپیوٹر سیکشن میں نمایاں پوزیشنز حاصل کرنے والے اطفال کو اسناد تقسیم کیں اور دعا کرائی۔ آخر پر مہمانان کی چائے سے تواضع کی گئی۔

خداتعالیٰ اپنی ذات، صفات اور افعال میں یکتا ہے

دعا کے وقت خداتعالیٰ کی صفات اور اسماء کا لحاظ بہت موثر ہے

نظام صفات الٰہیہ - ذات باری تعالیٰ کا سچا تعارف

صفات الٰہیہ کے متعلق حضرت مسیح موعود اور خلفاء سلسلہ کی دلکش تحریرات

مرتبہ: حافظ عبدالحئی صاحب

قسط اول

اسم اللہ تمام صفات وافعال الٰہیہ کا موصوف ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے اسم اللہ کو اپنے تمام صفات وافعال کا موصوف ٹھہرایا ہے تو اللہ کے لفظ کے معنی کرنے کے وقت کیوں اس ضروری امر کو ملحوظ نہ رکھا جاوے۔ ہمیں اس سے کچھ غرض نہیں کہ قرآن شریف سے پہلے عرب کے لوگ اللہ کے لفظ کو کن معنوں پر استعمال کرتے تھے مگر ہمیں اس بات کی پابندی کرنی چاہئے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں اول سے آخر تک اللہ کے لفظ کو انہیں معنوں کے ساتھ بیان فرمایا ہے کہ وہ رسولوں اور نبیوں اور کتابوں کا بھیجنے والا اور زمین و آسمان کا پیدا کرنے والا اور فلاں فلاں صفت سے متصف اور واحد لاشریک ہے۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 176)

نفی صفات باری نفی وجود باری کی مستلزم ہے

جو شخص محض خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور اس کے رسولوں پہ ایمان نہیں لاتا اس کو خدا تعالیٰ کی صفات سے منکر ہونا پڑتا ہے مثلاً ہمارے زمانہ میں برہمو جو ایک نیا فرقہ ہے جو دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم خدا کو مانتے ہیں مگر نبیوں کو نہیں مانتے وہ خدا تعالیٰ کے کلام کے منکر ہیں اور ظاہر ہے کہ اگر خدا تعالیٰ سنتا ہے تو بولتا بھی ہے پس اگر اس کا بولنا ثابت نہیں تو سننا بھی ثابت نہیں۔ اس طرح پر ایسے لوگ صفات باری سے انکار کر کے دہریوں کے رنگ میں ہو جاتے ہیں اور صفات باری جیسے ازلی ہیں ویسے ابدی بھی ہیں اور ان کو مشاہدہ کے طور پر دکھلانے والے محض انبیاء علیہم السلام ہیں اور نفی صفات باری نفی وجود باری کو مستلزم ہے۔

(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 175)

سب سے ضروری بات صفات الٰہی کا علم ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

جس قدر عظمت الٰہی دل میں ہوگی اسی قدر فرماں برداری کے خیالات پیدا ہوں گے اور رذائل کو چھوڑ کر فضائل کی طرف دوڑے گا۔ کیا ایک اعلیٰ علوم کا ماہر جاہل سے تعلق رکھ سکتا ہے یا ایک ظالم طبع انسان کے ساتھ ایک عادل مل کر رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی برکتوں سے برخوردار ہونے کے لئے سب سے ضروری بات صفات الٰہی کا علم حاصل کرنا اور ان کے موافق اپنا عمل درآمد کرنا ہے۔

(حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 286)

صفات رحمانیت اور رحیمیت مظہر سرِّ ذاتِ باری ہیں

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

اللہ اسم جامد ہے اور اس کے معنی علیم و خبیر خدا کے سوا کسی کے علم میں نہیں اور خدائے عزیز نے آیت (بسم اللہ الرحمن الرحیم) میں اپنے اس نام کی حقیقت سے آگاہ کیا ہے اور اشارہ فرمایا ہے کہ وہ ذات رحمانیت اور رحیمیت سے متصف ہے۔...

اور ان دونوں کے علاوہ باقی تمام صفات ان کے لئے شعبوں کی مانند ہیں اور اصل میں رحمانیت اور رحیمیت ہی ذات باری کے بھید کا مظہر ہیں۔

(اعجاز المسیح ترجمہ از عربی روحانی خزائن جلد نمبر 18 ص 115-116)

صفات الٰہیہ کی تین حصوں میں تقسیم

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

ایک سو چار موٹے موٹے نام ہیں جو قرآن شریف سے اخذ کئے گئے ہیں۔ ان میں سے اکثر تو انہی الفاظ میں قرآن کریم میں بیان ہیں لیکن بعض ایسے ہیں جو قرآن کریم کی آیتوں سے اخذ کر کے لکھے گئے ہیں ان ناموں پر غور کر کے اس روحانی نظام کا ڈھانچہ اچھی طرح سمجھ میں آ سکتا ہے جسے قرآن کریم پیش کرتا ہے۔ یہ صفات موٹے طور پر تین حصوں میں تقسیم کی جا سکتی ہیں (1) اول وہ صفات جو صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں مخلوق کا ان کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں۔ مثلاً الحی زندہ رہنے والا القادر قدرت اور اختیار رکھنے والا' الماجد بزرگی رکھنے والا وغیرہ وغیرہ۔ (2) دوسری قسم کی صفات وہ ہیں جو مخلوق کی پیدائش کے ساتھ تعلق رکھتی ہیں اور خدا تعالیٰ کے سلوک اور اس کے نسبتی تعلق پر دلالت کرتی ہیں مثلاً الخالق' المالک وغیرہ وغیرہ (3) تیسری قسم کی صفات وہ ہیں جو بالارادہ ہستیوں کے اچھے اور برے اعمال کے متعلق خدا تعالیٰ کی طرف سے ظاہر ہوتی ہیں مثلاً رحیم ہے' مالک یوم الدین ہے عفو ہے رؤف ہے وغیرہ وغیرہ۔

(دیباچہ تفسیر القرآن صفحہ 309)

صفات تشبیہی و تنزیہی

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

خدا کا انسان کے ساتھ ہونا اور ہر ایک چیز پر محیط ہونا یہ خدا کی تشبیہی صفت ہے اور خدا نے قرآن شریف میں اس لئے اس صفت کا ذکر کیا ہے کہ تا وہ انسان پر اپنا قرب ثابت کرے اور خدا کا تمام مخلوقات سے وراء الوراء ہونا اور سب سے برتر اور اعلیٰ اور دور تر ہونا اور تنزہ اور تقدس کے مقام پر ہونا جو مخلوقیت سے دور ہے عرش کے نام سے پکارا جاتا ہے اس صفت کا نام تنزیہی صفت ہے اور خدا نے قرآن شریف میں اس لئے اس صفت کا ذکر کیا تا وہ اس سے اپنی توحید اور اپنا وحدہ لاشریک ہونا اور مخلوق کی صفات سے اپنی ذات کا منزہ ہونا ثابت کرے دوسری قوموں نے خدا تعالیٰ کی ذات کی نسبت یا تو تنزیہی صفت اختیار کی ہے یعنی نرگن کے نام سے پکارا ہے اور یا اس کو سرگن مان کر ایسی تشبیہ قرار دی ہے کہ گویا وہ عین مخلوقات ہے اور ان دونوں صفات کو جمع نہیں کیا مگر خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں ان دونوں صفات کے آئینہ میں اپنا چہرہ دکھلایا ہے اور یہی کمال توحید ہے۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 ص 98-99)

اللہ کی صفات کی دو اقسام

خدا تعالیٰ کی صفات دو قسم کی ہیں ایک ذاتی دوسری اضافی۔ ذاتی صفات ان صفات کا نام ہے جو بغیر حاجت وجود مخلوق کے پائی جاتی ہیں۔ جیسا کہ اس کی وحدانیت اس کا علم اس کا تقدس اور اضافی صفات ان صفات کا نام ہے جن کا تحقق اور وجود خارج میں پایا جانا مخلوق کے وجود کے بعد ہوتا ہے جیسے خدا تعالیٰ کی خالقیت' رازقیت' رحمت اور اس کا تواب ہونا اور اس کی صفت مکالمہ و مخاطبہ۔

(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 184)

صفات ذاتی و غیر ذاتی

ذاتی صفات جن پر کل کائنات کا مدار ہے چار ہیں (1) ربوبیت (2) رحمانیت (3) رحیمیت (4) مالکیت۔ انہی صفات سے کون و مکاں کی ہر چیز مستفیض ہو رہی ہے اور انہی کے فیض سے تمام اشیاء رو پذیر ہو کر مختلف استعدادوں اور قابلیتوں سے متصف ہو کر اپنے کمالات کو پہنچ رہی ہیں۔ اور صفت غضب ذاتی نہیں بلکہ وہ بعض اشخاص کے لئے عدم قابلیت کے نتیجہ میں ظاہر ہوتی ہے اور اسی طرح صفت اضلال کا ظہور

گمراہوں کی کجی کے بعد ہوتا ہے۔
(کرامات الصادقین (ترجمہ از عربی) روحانی خزائن جلد 7 ص 128۔129)

بعض صفات کا اضافی

حدوث

بعض صفات باری کی نسبت اضافی حدوث مانا جاتا ہے جیساکہ جب بچہ پیٹ میں ہوتا ہے تو خدا کا علم جو واقع کے مطابق ہونا چاہئے وہ یہ ہے کہ وہ پیٹ میں ہے اور جب بچہ پیدا ہو کر اپنی حالت میں ایک تغیر پیدا کرتا ہے تو خدا کے علم میں بھی وہ تغیر آجاتا ہے مگر باوصف اس کے خدا کی سب صفات قدیم ہیں۔
(چشمہ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 168)

اللہ تعالیٰ کی بعض صفات جوڑے کی حیثیت رکھتی ہیں

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔
وہ ایک دوسرے کے ساتھ مل کر اس کے وجود کو ظاہر کرتی ہیں مثلاً خبردار رہنا اور ادنیٰ سے ادنیٰ تغیر کو بھی غائب نہ ہونے دینا یہ کام ایک لطیف ہستی کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ یعنی ایسی ہستی کے بغیر جو موجودات کے ہر ذرے سے ایک کامل اتصال رکھتی ہو۔ پس خبیر کی صفت لطیف کے لئے بمنزلہ جوڑے کے ہے کہ اس کے ذریعہ اس کا بھی ظہور ہوتا ہے یا ان دونوں کا آپس میں روح اور جسم کا تعلق ہے کہ ایک نہ ہو تو دوسری صفت بھی ثابت نہیں ہوتی اور دوسری نہ ہو تو پہلی صفت بھی ثابت نہیں۔ اگر خبیر کی صفت وھو یدرک الابصار سے ثابت نہ ہوتی تو لاتدرکہ الابصار بھی ثابت نہ ہوتا بلکہ عدم ثابت ہوتا اس کے مقابلہ میں اگر لاتدرکہ الابصار ثابت نہ ہوتا یعنی اس کا لطیف ہونا تو خبیر کی صفت بھی نہیں رہ سکتی تھی کیونکہ جو وجود کامل اتصال نہیں رکھتا وہ خبیر بھی نہیں ہو سکتا۔
(تفسیر کبیر جلد ہفتم ص 49)

صفات کا باہمی ربط

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔
تمام صفات باہم ربط اور تعلق رکھتی ہیں ربوبیت کا رحمانیت کے ساتھ اور رحمانیت کا رحیمیت کے ساتھ اور رحیمیت کا مالکیت کے ساتھ مغفرت کا علم کے ساتھ اور علم کا حکمت کے ساتھ الغرض تمام صفات باری ایک دوسرے کے ساتھ باہم ربط اور تعلق رکھتی ہیں اگر ہم صفات کو دائرے قرار دے لیں تو سمجھنا آسان ہوگا کہ تمام دائرے ایک دوسرے کے اندر سے ہو کر گزر رہے ہیں اور ہر دائرہ اپنے سے پہلے اور بعد کے دائرے بلکہ تمام دائروں سے تعلق رکھتا ہے۔

جامع صفات

خدا تعالیٰ کی بہت سی صفات ایسی ہیں جن سے پھر اور مختلف صفات پھوٹتی ہیں چونکہ عربی زبان اپنی فصاحت وبلاغت اور ام الالسنہ ہونے کی وجہ سے وہ واحد زبان ہے جو حقیقی طور پر خدا تعالیٰ کی صفات پیش کرنے کی متحمل ہو سکتی تھی اس لئے ذات باری نے قرآن کریم عربی زبان میں نازل کیا اور اس میں اپنی صفات کا ذکر کیا۔ عربی کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے ایک مادہ سے کئی معانی ابھرتے ہیں گویا ایک مادہ کئی معانی پر مشتمل ہوتا ہے پس خدا تعالیٰ کی صفات بھی کئی کئی معنوں پر مشتمل ہیں گویا ایک صفت سے کئی اور صفات بھی پھوٹتی ہیں مثلاً خدا تعالیٰ کی صفت "رب" ہے لسان العرب لامام ابن منظور میں اس کے مندرجہ ذیل معانی درج ہیں۔ (1) مالک (2) سید (3) مدبر (4) مربی (5) قیّم (6) منعم (7) صاحب (8) متمم۔

صفات مترادفہ اور ان کے معانی میں لطیف فرق

بعض صفات مکرر نظر آتی ہیں لیکن غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے اندر ایک لطیف فرق ہے۔ مثلاً پیدائش کے متعلق اللہ تعالیٰ کی کئی صفات بیان ہوئی ہیں جیسے خالق کل شئی۔ البدیع' الفاطر' الخالق۔ الباری المعید' المصور۔ الرب۔ یہ صفات بظاہر ملتی جلتی نظر آتی ہیں لیکن درحقیقت یہ مختلف ممتاز معنوں پر دلالت کرتی ہیں۔ خالق کل شئی میں اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ روح اور مادہ کا بھی پیدا کرنے والا ہے کیونکہ بعض قومیں خدا تعالیٰ کو صرف جوڑنے جاڑنے کا موجب سمجھتی ہیں بسیط مادے کا خالق نہیں سمجھتیں۔ ان کا خیال ہے کہ مادہ اور روح بھی خدا تعالیٰ کی طرح ازلی اور ابدی ہیں اگر خالی لفظ خالق ہوتا تو لوگ یہ کہہ سکتے تھے کہ ہم بھی خدا تعالیٰ کو خالق مانتے ہیں مگر ہمارے نزدیک خالق کے یہ معنے ہیں کہ وہ ان چیزوں کو جوڑ جاڑ کر ایک نئی شکل دے دیتا ہے۔ ان لوگوں کی اس تاویل کی وجہ سے قرآن کریم کا حقیقی منشاء واضح اور روشن طور پر ثابت نہ ہو سکتا۔ پس خالق کل شئی کی صفت نے محض خلق کی صفت سے ایک زائد مضمون بیان کیا ہے۔ بدیع کا مفہوم یہ ہے کہ نظام عالم کا ڈیزائن اور نقشہ خدا تعالیٰ نے بنایا ہے گویا یہ اتفاقی نہیں یا موجودات میں سے کسی کی نقل نہیں۔ فطر کے معنی ہوتے ہیں کسی چیز کو پھاڑ کر اس میں سے مادہ کو نکالنا۔ پس فاطر کی صفت سے اس طرف اشارہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو مادہ پیدا کیا اس کے اندر اس نے مخفی ارتقاء کی طاقتیں رکھیں اور اپنے وقت پر وہ پردے جو ان طاقتوں کو دبائے ہوئے تھے ان کو اس نے پھاڑ دیا.... المصور کا لفظ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ ہر چیز کو ایک خاص شکل خدا تعالیٰ نے دی ہے جو اس کے مناسب حال ہے..... الرب کی صفت ان معنوں پر دلالت کرتی ہے کہ پیدا کرنے کے بعد اس کی طاقتوں کو تدریجی طور پر بڑھاتے چلے جانا اور کمال تک پہنچانا۔
(دیباچہ تفسیر القرآن ص 309۔310)

خدا تعالیٰ اپنی ذات' صفات اور افعال میں یکتا ہے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔
یلاش خدا کا ہی نام ہے یہ ایک نیا الہامی لفظ ہے کہ اب تک میں نے اس کو اس صورت پر قرآن اور حدیث میں نہیں پایا اور نہ کسی لغت کی کتاب میں دیکھا اس کے معنی میرے پر یہ کھولے گئے کہ یا لاشریک اس نام کے الہام سے یہ غرض ہے کہ کوئی انسان کسی ایسی قابل تعریف صفت یا اسم یا فعل سے مخصوص نہیں ہے جو وہ صفت یا اسم یا فعل کسی دوسرے میں نہیں پایا جاتا۔ یہی سر ہے جس کی وجہ سے ہر ایک نبی کی صفات اور معجزات اظلال کے رنگ میں اس کی امت کے خاص لوگوں میں ظاہر ہوتی ہیں جو اس کے جوہر سے مناسبت تامہ رکھتے ہیں تا کسی خصوصیت کے دھوکا میں جہلاء امت کے کسی نبی کو لاشریک نہ ٹھہرائیں۔ یہ سخت کفر ہے جو کسی نبی کو یلاش کا نام دیا جائے کسی نبی کا کوئی معجزہ یا اور کوئی خارق عادت امر ایسا نہیں ہے جس میں ہزارہا اور لوگ شریک نہ ہوں۔
(تحفہ گولڑویہ روحانی خزائن جلد 17 ص 203)

بے مثل وجود

حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔
صفات کا معاملہ ایسا ہے کہ ان کی حقیقت ہمیشہ بلحاظ اپنے موصوف کے بدل جایا کرتی ہے مثلاً بیٹھنا ہماری صفت ہے جس سے ہم ہر روز متصف ہوتے ہیں مگر ایک بڑے ساہوکار یا کسی امیر کا عروج کے بعد بیٹھ جانا ہمارے روزمرہ کے بیٹھ جانے سے نرالا ہوگا۔ برسات کے دنوں میں مینہ کے زور سے دیوار کا بیٹھ جانا پہلے بیٹھنوں سے بالکل الگ ہوگا۔ اور ایک بادشاہ کا تخت پر بیٹھ جانا کوئی اور ہی حقیقت رکھے گا۔ ان مثالوں میں دیکھ لو۔ بیٹھنا ایک صفت ہے مگر بلحاظ تبدل موصوفین کے اس صفت کی ایک قسم دوسری قسم سے بالکل علیحدہ ہے۔ اب ان سب سے ایک لطیف بیٹھنا سنو! جس کی حقیقت ان تمام بیٹھنوں سے بالکل الگ ہے وہ بیٹھنا کیا ہے۔ کسی کی محبت کا کسی کے دل میں بیٹھ جانا اور کسی کی عداوت کا کسی کے دل میں بیٹھ جانا۔ کسی کے کلام کا کسی کے دل میں گھر کر لینا یا بیٹھ جانا۔ جب (۔) باری تعالیٰ کو لیس کمثلہ شئی (الشوریٰ:12) انو بیم بے مانند مانا ہے تو اس بات کا تسلیم کرنا ہر عاقل منصف کا فرض ہے کہ وہ اس کی تمام صفات بھی اس پاک موصوف کی طرح لیس کمثلہ اور انو بیم (۔) بے مانند مانتے ہوں گے۔ اس کی قدرت' اس کی طاقت' اس کا علم' اس کی حیات' اس کا موجود ہونا' اس کا ازلی ہونا اس کا ابدی ہونا اس کا ید اس کا وجہ اس کی ساق اس کا کشف اس کا عرش پر بیٹھنا سب بے مثل ہوگا چونکہ ہم اس کی ذات سے کوئی مشابہت نہیں رکھتے اس لئے ہماری کوئی صفت اس کی کسی صفت سے مشابہ نہ ہوگی۔
(حقائق الفرقان جلد چہارم ص 185۔186)

یارب ہے تیرا احساں میں تیرے در پہ قرباں
تو نے دیا ہے ایماں تو ہر زماں نگہباں
تیرا کرم ہے ہر آں تو ہے رحیم و رحماں
یہ روز کر مبارک سبحٰن من یرانی
(درثمین)

تلوّن بھی رحمت

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔
خدا تعالیٰ کا تلوّن بھی رحمت ہے۔ دیکھو یونس علیہ السلام کی قوم کے معاملہ میں قطعی الہام دے کر جب لوگوں نے چیخنا چلانا شروع کیا تو عذاب ٹلا دیا اور رحمت کے ساتھ ان پر نگاہ کی۔ پس خدا کے تلوّن میں بھی ایک خاص لطف ہے۔ مگر اس کو وہی لوگ اٹھا سکتے ہیں جو اس کے سامنے روتے اور عجز و نیاز ظاہر کرتے ہیں۔ بارہا تعجب آتا ہے کہ لوگ اپنے جیسے انسان کی خوشامد تو کرتے ہیں مگر افسوس خدا کی خوشامد نہیں کرتے۔
(ملفوظات جلد اول ص 155)

انسانی استعداد کے لحاظ سے اس کی صفات میں تغیر و تبدل

فطرتوں کی کمی بیشی کی وجہ سے وہ چہرہ کہیں چھوٹا ہو جاتا ہے اور کہیں بڑا جیسے مثلاً ایک بڑا چہرہ ایک آرسی کے شیشہ میں نہایت چھوٹا معلوم ہوتا ہے مگر وہی چہرہ ایک بڑے شیشہ میں بڑا دکھائی دیتا ہے مگر شیشہ خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا چہرہ کے تمام اعضاء اور نقوش دکھا دیتا ہے صرف یہ فرق ہے کہ چھوٹا شیشہ پورا مقدار چہرہ کا دکھلا نہیں سکتا سو جس طرح چھوٹے اور بڑے شیشہ میں یہ کمی بیشی پائی جاتی ہے اسی طرح خدا تعالیٰ کی ذات اگرچہ قدیم اور غیر متبدل ہے مگر انسانی استعداد کے لحاظ سے اس میں تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں اور اس قدر فرق نمودار ہو جاتے ہیں کہ گویا اظہار صفات کے لحاظ سے جو زید کا خدا ہے اس سے بڑھ کر وہ خدا ہے جو بکر کا خدا ہے اس سے بڑھ کر وہ جو خالد کا خدا ہے مگر خدا تین نہیں خدا ایک ہی ہے صرف تجلیات مختلفہ کی وجہ سے اس کی شانیں مختلف طور پر ظاہر ہوتی ہیں جیساکہ موسیٰ اور عیسیٰ اور آنحضرت ﷺ کا خدا ایک ہی ہے تین خدا نہیں ہیں مگر مختلف تجلیات کی رو سے اسی ایک خدا میں تین شانیں ظاہر ہوگئیں۔
(حقیقۃ الوحی روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 28)

11 ویں صدی عیسوی کے اہم واقعات

غلام مصطفی تبسم صاحب

1008ء دنیا کا پہلا ناول

1008ء میں دنیا کا پہلا ناول گینجی مونو گیتاری (The Tale of Genji) شائع ہوا۔

یہ ناول ایک جاپانی خاتون مورسا کی شکی بو (Murasakishikibu) نے لکھا تھا۔ وہ 978ء کے لگ بھگ پیدا ہوئی اور اس نے 1015ء میں وفات پائی۔ 1001ء میں اس کے خاوند نے وفات پائی۔ جس کے 4 برس بعد اس نے جاپان کے شاہی دربار سے وابستگی اختیار کر لی۔ گینجی مونو گیتاری میں اس نے اسی دربار سے وابستہ داستانیں رقم کی ہیں۔ جب سے یہ کتاب چھپی ہے اسے جاپان میں کلاسک کا درجہ حاصل ہے اس کتاب کی مختلف کہانیوں پر بہت سے ڈرامے اسٹیج کئے جا چکے ہیں اور لاتعداد فلمیں بن چکی ہیں۔

1009ء۔ شاہنامہ کی تکمیل

1009ء میں ایران کے مشہور شاعر ابوالقاسم فردوسی نے پینتیس برس کی محنت شاقہ کے بعد اپنی معرکہ آرا نظم شاہنامہ مکمل کی۔ شاہنامہ ایران کی منظوم تاریخ ہے اور قبل از اسلام ایرانی تہذیب کی سرگزشت اور ایران کے سیاسی عروج و زوال کی داستان ہے۔ فردوسی کو شاہنامہ مکمل کرنے کے بعد سلطان محمود غزنوی سے ایک بڑے انعام کی توقع تھی۔ بعض مورخین نے لکھا ہے کہ بادشاہ نے وعدہ کیا تھا کہ وہ فردوسی کے ہر شعر کے عوض ایک اشرفی دے گا۔ مگر شاہنامہ کی تکمیل کے بعد بادشاہ نے اسے ایک شعر کے عوض ایک درہم دے کر ٹال دیا۔

1025ء میں فردوسی کا انتقال خراسان میں بڑی کسمپرسی میں ہوا۔ کہتے ہیں کہ محمود غزنوی کو اپنی زیادتی کا بعد میں احساس ہوا اور اس نے زیادتی کے ازالے کے لئے 20 ہزار اشرفیاں فردوسی کو بھجوائیں مگر جس وقت بادشاہ کے ہرکارے یہ رقم لے کر فردوسی کے پاس پہنچے اس وقت فردوسی کا جنازہ اٹھایا جا رہا تھا۔

1010ء۔ شطرنج سپین میں

شطرنج کا کھیل سپین میں پہنچا۔ شطرنج کا کھیل ہندوستان کی ایجاد ہے۔ جہاں سے یہ کھیل ایران اور پھر عرب پہنچا۔ عربوں نے جب یورپ کو فتح کرنا شروع کیا تو ان کے اثر اور تسلط سے یہ کھیل سپین میں بھی عام ہو گیا اور سپین سے ہوتا ہوا یہ رفتہ رفتہ سارے یورپ میں پھیل گیا۔

1014ء۔ ہنری دوم کی تاجپوشی

14 فروری 1014ء کو روم میں جرمن بادشاہ ہنری دوم کی رسم تاجپوشی انجام دی گئی۔

ہنری دوم جس وقت بادشاہ بنا اس وقت اس کی سلطنت چاروں جانب سے حملہ آوروں کا نشانہ بنی ہوئی تھی۔ ہنری دوم کو چرچ کی حمایت حاصل تھی اور اس نے اس حمایت کی بنیاد پر اپنے حریفوں سے مقابلہ کیا۔

1025ء بولی سلیو کی وفات

1025ء میں پولینڈ کے حکمران بولی سلیو دی بریو (Bolislave The Brave) نے وفات پائی۔

اپنی وفات سے چند ماہ پیشتر وہ اپنے ہم وطنوں کو آزادی کا تحفہ دے گیا۔ وہ 982ء میں برسراقتدار آیا تھا۔ اس نے 1004ء سے 1018ء تک 14 سال مسلسل جرمنوں کے ساتھ جنگ لڑی۔ تاہم اس دوران نہ صرف وہ پولینڈ کے دفاع میں کامیاب رہا بلکہ اس نے کئی جرمن علاقے بھی فتح کر لیے۔ 1025ء میں جرمن بادشاہ ہنری دوم کے انتقال کے بعد اس نے سکون کا سانس لیا اور ایک برس بعد 1025ء میں اپنے ملک کی مکمل آزادی کا اعلان کر دیا۔ اس اعلان کے چند ماہ بعد بولی سلیو کا انتقال ہو گیا اور اس کا بیٹا میزکو دوم (Mieszko) پولینڈ کا بادشاہ بن گیا۔

1026ء۔ سومنات کی فتح

6۔ جنوری 1026ء کو سلطان محمود غزنوی نے کاٹھیاواڑ کے علاقے میں سوم ناتھ یا سومنات کے مندر پر حملہ کیا اور دو دن کے جنگ وجدل کے بعد اسے تسخیر کر لیا۔ محمود غزنوی نے ہندوستان پر 17 حملے کیے تھے تاہم اس کا سب سے مشہور حملہ اس کا سولہواں حملہ ہے جس میں اس نے سومنات یا سوم ناتھ کا مندر فتح کر لیا۔ محمود کی یہ مہم عسکری ذہانت کا بہترین نمونہ تھی۔ اس کی شہرت تمام ممالک اسلامیہ میں گونج اٹھی۔ اسی واقعہ کی بدولت محمود غزنوی کو بت شکن کا تاریخی خطاب ملا۔

1030ء۔ محمود غزنوی کی وفات

1030ء میں محمود غزنوی کی وفات کے بعد اس کے بیٹوں میں اقتدار کی جنگ چھڑ گئی اور محمود غزنوی کے چھوٹے بیٹے مسعود غزنوی نے اپنے بڑے بھائی محمد غزنوی کو اندھا کر دیا۔ اس واقعے کے بعد مسعود غزنوی ایران سے گنگا تک پھیلی ہوئی سلطنت کا مالک بن گیا۔ مگر اسے 10 برس حکومت کرنا نصیب ہوئی۔ 1040ء میں جب وہ ایک مہم کے بعد غزنی واپس پہنچا تو سلجوق ترکوں نے اس کو قتل کر کے اس کی حکومت کا خاتمہ کر دیا اور محمد غزنوی کو اس کا جانشین بنا دیا گیا۔

1037ء۔ بوعلی سینا کی وفات

21۔ جون 1037ء کو عالم اسلام کے عظیم سائنس دان بوعلی سینا نے وفات پائی۔ بوعلی سینا اگست 980ء میں پیدا ہوئے تھے۔ بوعلی سینا کی تصانیف میں القانون فی الطب سب سے زیادہ شہرت کی حامل ہے۔ جو یورپ کی مختلف جامعات میں زیر درس رہی۔ بوعلی سینا کی دیگر تصانیف میں کتاب الاشارات والتنبیہات اور الشفاء بھی بے حد مشہور ہیں۔

1043ء۔ ابن الہیثم کی وفات

1043ء میں عالم اسلام کے عظیم سائنسدان ابوعلی الحسن ابن الہیثم نے وفات پائی۔ وہ 965ء میں بصرے میں پیدا ہوا تھا۔ وہ پہلا شخص تھا جس نے دریائے نیل پر بند باندھنے کا منصوبہ پیش کیا۔ یہی منصوبہ ایک ہزار سال بعد اسوان بند کی صورت میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ عباسی خلیفہ الحاکم باللہ نے ابن الہیثم کو اس منصوبے پر عمل درآمد کرنے کے لئے کہا مگر وہ جب اس نتیجے پر پہنچا کہ مملکت کے تمام وسائل بھی اس منصوبے کو مکمل نہیں کر سکتے تو اس نے منصوبے پر عمل درآمد سے معذرت کر لی اور گرفتاری سے بچنے کے لئے اپنے اوپر مصنوعی دیوانگی طاری کر لی۔ ابن الہیثم کی یہ مصنوعی دیوانگی الحاکم باللہ کی وفات 1021ء تک جاری رہی۔

اس کے بعد اگلے 22 برس اس نے بصریات اور روشنی کے موضوع پر لکھی گئی عظیم کتاب کتاب المناظر لکھنے میں صرف کیے۔ یہ کتاب آج بھی اپنے موضوع پر لکھی گئی سب سے دقیق کتاب سمجھی جاتی ہے۔

1047ء۔ اوسلو کا سنگ بنیاد

اوسلو ناروے کا دارالحکومت ہے۔ اس شہر کا سنگ بنیاد 1047ء میں رکھا گیا تھا۔ 1624ء میں ڈینز نے اس شہر کا نام بدل کر کرسچیانیا رکھ دیا۔ تقریباً 300 برس تک اس شہر کا یہی نام رہا۔ 1925ء میں اس شہر کا نام بدل کر دوبارہ اوسلو رکھ دیا گیا۔

1066ء۔ ایڈورڈ کا انتقال

1066ء میں برطانیہ کا بادشاہ ایڈورڈ انتقال کر گیا۔ چونکہ اس کے کوئی اولاد نہیں تھی۔ اس لئے اس کی وفات کے بعد اس کے سب سے بارسوخ امیر اور اس کے سسر گاڈون نے اپنے بیٹے ہیرلڈ کو انگلستان کا بادشاہ بنانا چاہا۔ دوسری جانب جب ایڈورڈ کے انتقال کی خبر فرانس پہنچی تو نارمنڈی کے حکمران ولیم نے انگلستان کے تخت کے حصول کے لئے انگلستان پر حملہ کر دیا۔ ولیم ایڈورڈ کا رشتے دار بھی تھا اور ایک موقعہ پر ایڈورڈ نے اسے اپنا جانشین بنانے کا وعدہ بھی کیا تھا۔

ہیرلڈ اور ولیم کی جنگ ہسٹنگز کے مقام پر ہوئی اس جنگ میں ہیرلڈ مارا گیا اور ولیم ''ولیم اول یا ولیم فاتح'' کے نام سے انگلستان کا بادشاہ بن گیا۔ 9 ستمبر 1087ء میں ولیم فاتح کا انتقال ہو گیا اور اس کا بیٹا ولیم ثانی اس کا جانشین بن گیا۔

1079ء۔ عمر خیام کا کیلنڈر

عمر خیام گیارھویں صدی عیسوی کا ایک مشہور مسلمان طبیب، ماہر ریاضی، ماہر فلکیات اور شاعر تھا۔

1078ء میں اسے سلجوقی سلطان جلال الدین ملک شاہ کے دربار سے وابستہ ہونے کا موقعہ ملا۔ اور پھر اسی سال وہ شاہی فلکیاتی رصدگاہ کا نگران بن گیا۔

1079ء میں اس نے اپنا کیلنڈر تشکیل دیا جسے اس نے سن جلالی کا دیا۔ اس کیلنڈر میں پہلی مرتبہ ''لیپ کے سال کا تصور پیش کیا گیا تھا یہی کیلنڈر گریگورین کیلنڈر کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔

1085ء۔ گریگوری ہفتم

1073ء میں گریگوری ہفتم پوپ کے منصب پر فائز ہوا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب جرمنی میں ہنری چہارم بادشاہ تھا۔ جب ہنری چہارم نے اصلاحات کا وعدہ پورا نہیں کیا تو گریگوری نے ہنری چہارم کو تنبیہ کی۔ 1076ء میں ایک جانب ہنری نے مذہبی رہنماؤں میں پھوٹ ڈلوا کر گریگوری کی معزولی کا اعلان کر دیا اور دوسری جانب گریگوری نے ہنری چہارم کو دائرہ مذہب سے خارج کر دیا۔

ہنری چہارم نے برافروختہ ہو کر 1081ء میں اٹلی پر یورشوں کا سلسلہ شروع کر دیا یہاں تک کہ 1084ء میں وہ روم پہنچ گیا۔ گریگوری کو شہر چھوڑ کر بھاگنا پڑا۔ ہنری چہارم کی افواج نے روم کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔ اس نے گریگوری کی جگہ اپنے اعتقاد کے شخص کو پوپ کے منصب پر فائز کیا جس نے جواب میں ہنری چہارم کی مذہبی حیثیت بحال کی اور اس کی تاج پوشی کی رسم انجام دی۔ یہ واقعہ 1085ء کا ہے۔

1086ء۔ سپین کی ایک تاریخی جنگ

گیارہویں صدی عیسوی میں اندلس عیسائی بادشاہوں کی حرص و آزار کا نشانہ بنا رہا۔ اور عیسائی بادشاہ اندلس کے مسلمان حکمرانوں کی روز افزوں کمزوریوں سے فائدہ اٹھا کر خراج بھی وصول کرتے رہے اور ان کے علاقے بھی فتح کرتے رہے۔

ایسے ہی ایک منصوبے کے تحت 1085ء میں شاہ الفانسو ششم نے کسی کشت خون کے بغیر اندلس کے علاقے طلیطلہ (Toledo) پر قبضہ کر لیا اور اندلس کے مختلف حکمرانوں کے باہمی جھگڑوں میں ثالث کی حیثیت بھی حاصل کر لی۔

تاہم الفانسو کی حکومت کا خاتمہ یوسف بن تاشفین کے ہاتھوں ہوا۔ جس کے ایک برس بعد 1086ء میں

صوبہ بطلیوس کے ایک میدان زلاقہ میں الفانسو کو شکست دی۔

یہ لڑائی جو دنیا کی چند فیصلہ کن لڑائیوں میں شمار ہوتی ہے، 23 اکتوبر 1086ء کو ہوئی تھی اس لڑائی نے مسلمانوں کیلئے ہسپانیہ پر مزید 400 سال کے لئے حکمرانی کی صورت پیدا کر دی۔

1092ء۔ نظام الملک کا قتل

14۔ اکتوبر 1092ء کو سلجوقی سلاطین کے مشہور وزیر نظام الملک طوسی کو حسن بن صباح کے ایک فدائی نے قتل کر دیا۔

نظام الملک طوسی (پیدائش 10 اپریل 1018ء) ملک شاہ کا نہایت معتمد اور باصلاحیت وزیر تھا۔ اس کی خوبیوں نے دربار میں اس کے بہت سے رقیب پیدا کر دیئے جنہوں نے ملک شاہ کو اس سے بدگمان کر دیا۔

دوسری جانب حسن بن صباح اسے اپنی ہوس ملک گیری کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ سمجھتا تھا اور اس کا خیال تھا کہ جب تک نظام الملک طوسی زندہ ہے...... وہ ملک شاہ کی سلطنت پر قبضہ نہیں کر سکتا۔ یوں نظام الملک طوسی کی خوبیاں ہی اس کے قتل کا سبب بن گئیں۔

1095ء۔ صلیبی جنگوں کا آغاز

1095ء میں پوپ اربن دوم نے کلرماں (Clermont) کی کونسل میں عیسائی دنیا سے تعلق رکھنے والے افراد کو مسلمانوں سے بیت المقدس واپس لینے کی مہم پر آمادہ کیا اور کہا کہ اس سے عیسائیوں کے تمام گناہ معاف ہو جائیں گے۔ اربن دوم نے اس موقعہ پر صلیبیں بھی تقسیم کیں اور اسی حوالے سے اس جنگ میں حصہ لینے والوں کو صلیبی کاربین اور ان جنگوں کو صلیبی جنگوں کا نام دیا گیا۔ 1095ء میں پہلی صلیبی جنگ کا آغاز ہوا اور جون 1099ء میں صلیبی محاربین یروشلم کا محاصرہ کرنے میں کامیاب ہو گئے۔

1095ء۔ کشف المحجوب

گیارہویں صدی کی سب سے اہم کتاب کشف المحجوب ہے۔ جو شیخ علی ہجویری حضرت داتا گنج بخش (1009ء۔ 1072ء) کی تصنیف ہے۔

کشف المحجوب اسلامی تصوف پر فارسی نثر کی اولین تصنیف سمجھی جاتی ہے۔ یہ کتاب حضرت شیخ علی ہجویری کے رفیق سفر ابوسعید ہجویری کے بعض سوالات کے جواب میں لکھی گئی۔ اس کتاب کی تصنیف کا آغاز ملتان سے ہوا اور یہ کتاب لاہور میں مکمل ہوئی۔ اس کتاب کا انداز بیان بہت سادہ ہے اور اس سادہ زبان میں شریعت اور تصوف کو ایک دوسرے کے قریب لانے کی کوشش کی گئی ہے۔

کشف المحجوب میں پہلی مرتبہ صوفیوں کے مختلف فرقوں، عقائد، تعلیمات، اکابر، صوفیا کا تذکرہ، تصوف کے ارتقا اور اس کی عہد بہ عہد ترقیوں پر روشنی ڈالی گئی جس سے اس کتاب کو اہمیت ملی۔

محترم چوہدری عبدالستار خان صاحب

رانا نصیر احمد صاحب

میرے واجب الاحترام بزرگ چوہدری عبدالستار خان صاحب سابق صدر جماعت احمدیہ ککی نو ضلع جھنگ 4 مارچ بروز اتوار 2001ء کو اس جہان فانی سے کوچ کر گئے۔

آپ ایک مشہور سماجی کارکن ہمدرد، شفیق، متوکل صابر اور خوش مزاج انسان تھے اور آپ کی شخصیت کا ہر پہلو حسین تھا ہر چھوٹے اور بڑے سے انتہائی شفقت سے پیش آتے آپ ایک پرجوش داعی الی اللہ تھے۔

آپ 1915ء کو کاٹھ گڑھ میں رانا نور صاحب کے گھر میں پیدا ہوئے۔ آپ کے خاندان میں سب سے پہلے آپ کی والدہ احمدی ہوئیں۔ حضرت مصلح موعود انہیں خواب میں نظر آئے اور کہا یہ راستہ ٹھیک ہے اور خواب میں حضرت مسیح موعود کی تصویر بھی دکھائی گئی۔ مرحوم نے 1950ء میں حضرت مصلح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی۔

جب 1947ء میں پاکستان بنا تو آپ نے ہندوستان سے ہجرت کر کے ککی نو ضلع جھنگ میں سکونت اختیار کی کافی مہاجرین کی تعداد بھی اس علاقے میں آباد ہوئی جو اکثریت ان پڑھ پر مشتمل تھی اور آپ پڑھے ہوئے تھے اور ہندی زبان بھی پڑھ لکھ سکتے تھے آپ نے اپنی تعلیم کی بدولت لوگوں کے زمینوں کے مسائل حل کرائے کیوں کہ اس دور میں ہندی زبان کافی رائج تھی آپ نے خدمت خلق کے تحت لوگوں کے زمین کے کاغذات جمع کرائے اور قانونی مشورے سے نوازتے رہے مرحوم ایک نافع الناس وجود تھے آپ ہر ایک کے دکھ درد میں شریک ہونا اپنا فرض سمجھتے تھے۔

ایک واقعہ جس کی وجہ سے تمام علاقہ آپ کی بہت قدر کرتا تھا وہ حق گوئی کے متعلق ہے ہمارے علاقہ ککی نو کے بڑے رئیس نے ایک حافظ قرآن کو قتل کر دیا 40 ہزار کی آبادی میں کسی میں اتنی ہمت نہیں تھی کہ کوئی سچ بول سکے ایسے موقع پر آپ نے پولیس میں پرچہ کرایا اور عدالت میں گواہی دی جب کہ آپ کو دھمکیاں مل رہی تھیں لیکن آپ نے صداقت کی خاطر دھمکیوں کی کوئی پروا نہ کی۔

1974ء اور 1984ء کے پرآشوب دور میں سابق صدر ماسٹر عبدالعزیز اور آپ نے مل کر بیت الذکر کی حفاظت کے لئے پرحکمت طریق اختیار کیا۔

احمدیہ قبرستان ککی نو کا رقبہ حاصل کرنے میں خاص کوشش آپ کی تھی جو کامیاب ہوئی اس وقت آپ کہا کرتے تھے اگر حکومت نے جگہ نہ دی تو میں اپنی جگہ قبرستان کے لئے وقف کر دوں گا۔

آپ کی وفات سے دو روز قبل خاکسار حال پوچھنے گیا تو آپ نے کہا اب میں پہلے سے ٹھیک محسوس کر رہا ہوں دو دن بعد ہی ہم سے جدا ہو کر اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔

مرحوم نے پسماندگان میں 2 بیٹے اور 3 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں آپ کے ایک بیٹے مکرم رانا سلیم احمد صاحب سیکرٹری وقف جدید اور سیکرٹری تحریک جدید ککی نو میں اور دوسرے بیٹے مکرم رانا محمد حنیف صاحب سابق صدر ککی نو ہیں۔ بیٹیاں بشریٰ اہلیہ جاوید، نسرین اہلیہ محمد سرور اور تیسری بیٹی نصرت اہلیہ محمد رفیق صاحب ہیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو غریق رحمت کرے اور درجات بلند کرتے ہوئے اپنے قرب میں مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

ابوالکلام آزاد

آپ ممتاز عالم دین ادیب اور سیاسی شخصیت تھے 1888ء میں پیدا ہوئے نام محی الدین احمد تھا۔ آزاد آپ کا تخلص ہے۔ آپ کے والد مولانا خیرالدین 1857ء کے بعد مکہ چلے گئے۔ ابوالکلام آزاد کی پیدائش بھی مکہ میں ہی ہوئی۔

1898ء میں ابوالکلام واپس ہندوستان آ گئے کم عمری میں ہی تصنیف و تالیف میں مصروف ہو گئے۔ اس وقت آپ کی عمر اتنی کم تھی کہ جب آپ 1904ء میں مولانا شبلی نعمانی سے ملے تو انہوں نے پوچھا کہ کیا ابوالکلام آپ کے والد ہیں؟ مولانا نے کہا نہیں میں خود ہوں۔

پہلا رسالہ آپ نے "نیرنگ عالم" کے نام سے جاری کیا جو آٹھ ماہ جاری رہا۔ 1903ء میں آپ نے ماہنامہ "لسان الصدق" کلکتہ سے جاری کیا۔ آپ کی صلاحیتیں دیکھ کر مولانا شبلی نعمانی نے رسالہ "الندوہ" کی ادارت آپ کو سونپ دی۔ پھر اپنے بھائی کے ساتھ امرتسر سے "وکیل" نکالتے رہے۔ بڑے بھائی ابونصر آہ کی وفات پر کلکتہ چلے گئے۔ اور "دارالسلطنت" نامی اخبار میں کام کیا۔ پھر دوبارہ وکیل سے منسلک ہو گئے۔ 1909ء میں آپ کے والد کا انتقال ہو گیا۔

13 جولائی 1912ء کو آپ نے اپنا ذاتی اخبار "الہلال" جاری کیا۔ جو اپنی مخصوص زبان اور نظریات کی وجہ سے مقبول ہوا۔ 1914ء میں اس رسالے پر پابندی عائد کر دی گئی۔ 1915ء میں مولانا کو بنگال سے نکال دیا گیا۔

اس کے بعد آپ نے "البلاغ" جاری کیا 1921ء میں "پیغام" اور 1927ء میں الہلال دوبارہ جاری کر دیا۔

مولانا نے ایک بھرپور سیاسی زندگی گزاری 1920ء میں گاندھی سے ملاقات کے بعد آپ کانگریس سے منسلک ہو گئے اور یہ وابستگی وفات تک قائم رہی۔ تقسیم ہند کے بعد آپ آزاد بھارت کے وزیر تعلیم اور کانگریس کے ڈپٹی پارلیمانی سیکرٹری رہے۔ 22 فروری 1957ء کو آپ نے وفات پائی اور جامع مسجد دہلی کے سامنے تدفین ہوئی۔

ابوالکلام آزاد قادیان میں آپ اپنے بھائی ابونصر آہ کے ہمراہ ایک مرتبہ قادیان بھی گئے۔ اور حضرت بانی سلسلہ سے ملاقات بھی کی۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات پر آپ نے ایک زبردست مضمون سپرد قلم کیا جو اردو ادب کا بھی شاہکار ہے۔

"وہ شخص بہت بڑا شخص جس کا قلم سحر تھا اور زبان جادو۔ وہ شخص جو دماغی عجائبات کا مجسمہ تھا۔ جس کی نظر فتنہ اور آواز حشر تھی جس کی انگلیوں سے انقلاب کی تار الجھے ہوئے تھے اور جس کی دو مٹھیاں بجلی کی دو بیٹریاں تھیں۔ وہ شخص جو مذہبی دنیا کے لئے تیس برس تک زلزلہ اور طوفان رہا۔ جو شور قیامت ہو کے خفتگان خواب ہستی کو بیدار کرتا رہا..... دنیا سے اٹھ گیا۔ ..... مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی رحلت اس قابل نہیں کہ اس سے سبق حاصل نہ کیا جاوے اور مٹانے کے لئے اسے امتداد زمانہ کے حوالہ کر کے صبر کر لیا جائے۔ ایسے لوگ جن سے مذہبی یا عقلی دنیا میں انقلاب پیدا ہو ہمیشہ دنیا میں نہیں آتے۔ یہ نازش فرزندان تاریخ بہت کم منظر عالم پر آتے ہیں۔ اور جب آتے ہیں دنیا میں انقلاب پیدا کر کے دکھا جاتے ہیں"

"مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جبکہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اس ابتدائی

اثر کے پرخچے اڑائے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا اور ہزاروں لاکھوں مسلمان اس کے اس زیادہ خطرناک اور مستحق کامیابی حملہ کی زد سے بچ گئے بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا..... غرض مرزا صاحب کی یہ خدمت آنے والی نسلوں کو گرانبار احسان رکھے گی کہ انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک کہ مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون رہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہیگا۔

اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں مرزا صاحب نے اسلام کی بہت خاص خدمت انجام دی ہے۔ مرزا صاحب اور مولوی محمد قاسم صاحب نے اس وقت سے کہ سوامی دیانند نے اسلام کے متعلق اپنی دماغی مفلسی کی نوحہ خوانی جابجا آغاز کی تھی۔ ان کا تعاقب شروع کر دیا تھا۔ ان حضرات نے عمر بھر سوامی جی کا قافیہ تنگ رکھا۔ جب وہ اجمیر میں آگ کے حوالے کر دیئے گئے اس وقت سے اخیر عمر تک برابر مرزا صاحب آریہ سماج کے چہرہ سے انیسویں صدی کے ہندو ریفارمر کا چڑھایا ہوا ملمع اتارنے میں مصروف رہے۔ ان کی آریہ سماج کے مقابلہ کی تحریروں سے اس دعویٰ پر نہایت صاف روشنی پڑتی ہے کہ آئندہ ہماری مدافعت کا سلسلہ خواہ کسی درجہ تک وسیع ہو جائے ناممکن ہے کہ یہ تحریریں نظرانداز کی جاسکیں۔

فطری ذہانت اور مشق و مہارت اور مسلسل بحث مباحثہ کی عادت نے مرزا صاحب میں ایک شان خاص پیدا کردی تھی۔ اپنے مذہب کے علاوہ مذہب غیر پر ان کی نظر نہایت وسیع تھی اور وہ اپنی ان معلومات کا نہایت سلیقہ سے استعمال کر سکتے تھے۔ (دعوت) و تلقین کا یہ ملکہ ان میں پیدا ہو گیا تھا کہ مخاطب کسی قابلیت یا کسی مشرب و ملت کا ہو ان کے برجستہ جواب سے ایک دفعہ ضرور گہرے فکر میں پڑ جاتا تھا۔ ہندوستان آج مذاہب کا عجائب خانہ ہے اور جس کثرت سے چھوٹے بڑے مذاہب یہاں موجود ہیں اور باہمی کشمکش سے اپنی موجودگی کا اعلان کرتے رہتے ہیں اس کی نظیر غالباً دنیا میں کسی جگہ سے نہیں مل سکتی۔ مرزا صاحب کا دعویٰ تھا کہ میں ان سب کے لئے حَکَم و عدل ہوں۔ لیکن اس میں کلام نہیں کہ ان مختلف مذاہب کے مقابلہ پر اسلام کو نمایاں کر دینے کی ان میں بہت مخصوص قابلیت تھی اور یہ نتیجہ تھی ان کی فطری استعداد کا ذوق مطالعہ اور کثرت مشق کا۔ آئندہ امید نہیں ہے کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو جو اپنی اعلیٰ خواہشیں محض اس طرح مذاہب کے مطالعہ میں صرف کردے۔"

بحوالہ بدر 18 جون 1908ء

کوشش کریں کہ گھر کا ہر فرد نماز کا عادی ہو

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

معروف شاعر محترم سلیم شاہجہانپوری صاحب غسل خانہ میں گرنے کی وجہ سے علیل ہیں۔ ٹانگ پر پلستر لگایا گیا تھا جو اب کھول دیا گیا ہے۔ چھڑی کے سہارے سے تھوڑا چل پھر سکتے ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں ان کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان

یونیورسٹی آف دی پنجاب نے مندرجہ ذیل مضامین میں بی اے/بی ایس سی (آنرز) میں داخلے کا اعلان کردیا ہے۔

باٹنی۔ زوالوجی، فزکس، کیمسٹری، بائیو کیمسٹری، ماحولیاتی سائنس، خلائی سائنس، مینجمنٹ سٹڈیز (آئی ٹی انٹنسیو) سوشل سائنسز، ریاضی داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30-10-2001 ہے۔

مزید معلومات کے لئے جنگ 24-10-2001

(نظارت تعلیم)

ولادت

مکرم ملک داؤد احمد صاحب ناظم اصلاح وارشاد و سیکرٹری تربیت برائے نومبائعین ضلع لودھراں کو خدا تعالیٰ نے شادی کے چھ سال بعد بیٹی کے بعد 4 ستمبر 2001ء پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضور پرنور نے ازراہ شفقت بچے کا نام "حزقیل احمد" عطا فرمایا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم خلیل احمد صاحب ابن ملک محمد موسیٰ صاحب کا پوتا اور مکرم ملک ابراہیم صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کا پڑپوتا ہے۔ اور ملک عقیل احمد صاحب کا نواسہ ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو خادم دین بنائے اور صحت وسلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ آمین

کفالت یتامیٰ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ اس وقت دنیا میں بڑی تیزی سے پھیل رہی ہے۔ جس کے ساتھ ساتھ خدمت کرنے والوں کے لئے مالی، جانی، علمی ہر لحاظ سے بے پناہ مواقع پیدا ہو رہے ہیں۔ جنوری 1991ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بصرہ العزیز نے ان احمدی بچوں اور بچیوں کی نگہداشت، مدد اور تربیتی امور میں رہنمائی کے لئے جن کے والد یا والدین فوت ہو چکے ہیں اور انہیں اس بات کی ضرورت ہے کہ جماعت انہیں سنبھالے ایک منصوبہ کا اعلان فرمایا جس کا نام کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ رکھا گیا۔ ابتداء میں ایک سو خاندانوں کے سنبھالنے کا ٹارگٹ تھا لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے صاحب حیثیت اور صاحب دل دوستوں نے گراں قدر وعدے فرما کر اس کو اتنا مضبوط بنادیا کہ اس وقت تقریباً 370 خاندانوں کے 1200 بچوں اور بچیوں کو باقاعدہ ماہانہ وظیفہ دیا جارہا ہے۔ ان کی تربیت کے لئے اور دوسرے مسائل کے حل کے لئے کمیٹی ہذا کی طرف سے باقاعدہ رہنمائی کی جاتی ہے۔ بچیوں کی شادی اور بچوں کے تعلیمی اخراجات کے وقت مناسب مدد کی جاتی ہے اور جہاں تک ہو سکے دوسرے امور میں بھی ان کا ساتھ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو کر خود کفیل ہو کر اپنی زندگی گزارنے کے قابل ہو سکیں۔ ابتداء سے لے کر اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے 137 گھرانوں کے 540 یتامیٰ بالغ ہو چکے ہیں یا تعلیم مکمل کر چکے ہیں یا برسر روزگار ہو چکے ہیں یا شادیاں ہو چکی ہیں اور یتامیٰ کمیٹی کی کفالت سے نکل چکے ہیں۔

جوں جوں کام میں وسعت ہوتی جارہی ہے اور تعداد میں اضافہ ہوتا جارہا ہے ہم صاحب حیثیت، صاحب توفیق مالی وسعت رکھنے والے دوستوں کو فنڈ میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کرنے کی دعوت دیتے ہیں کہ جہاں وہ اپنے بچوں کی جسمانی ضروریات اور روحانی تربیت کے لئے ہر وقت کوشاں ہیں وہ ان یتیم بچوں بچیوں کو بھی اپنے بچوں کے ساتھ شامل کر کے ان کی مدد کے لئے باقاعدہ حصہ لے کر اس فنڈ کو مضبوط کریں۔ ایک یتیم بچے کی کفالت کا اندازہ خرچ -/500 روپے سے ایک ہزار روپے ماہوار ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی توفیق بڑھائے۔ آمین

تقریب شادی

مکرم منصور احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حیدر آباد لکھتے ہیں "میرے بیٹے عزیزم مکرم اسامہ احمد کی شادی کے موقع پر دعوت ولیمہ 7-10-2001 بروز اتوار میلبورن آسٹریلیا میں ہوئی جس میں احباب جماعت میلبورن نے شرکت فرمائی۔ عزیزم اسامہ احمد کی شادی عزیزہ امتہ المجید بنت مکرم چوہدری مقصود احمد صاحب امیر ضلع سانگھڑ سے ہوئی ہے۔ 30 ستمبر 2001 کو مکرم میر نور احمد صاحب تالپور امیر ضلع حیدر آباد کی سربراہی میں بارات گوٹھ چوہدری عبدالغنی ضلع سانگھڑ پہنچی اور تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔ 4 اکتوبر کو عزیزہ امتہ المجید کی میلبورن کے لئے روانگی ہوئی۔ عزیزم اسامہ احمد مکرم چوہدری شریف احمد صاحب کاہلوں کے پوتے اور مکرم چوہدری علی محمد صاحب گوندل رفیق حضرت مسیح موعود کے پڑنواسے ہیں۔ عزیزہ امتہ المجید مکرم چوہدری محمد شفیع صاحب آف چک 24 ضلع سانگھڑ کی پوتی ہیں۔ احباب جماعت سے رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی

عزیزہ ربقہ علوی بنت مکرم انور ندیم علوی صاحب دارالنصر غربی ربوہ نے گورنمنٹ جامعہ نصرت کالج برائے خواتین چناب نگر سے پری میڈیکل سال اول کے امتحان میں خدا تعالیٰ کے فضل سے 443/550 نمبر لے کر پورے کالج میں سیکنڈ پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کے لئے یہ کامیابی مبارک کرے اور آئندہ بھی اپنے فضل کے ساتھ نمایاں کامیابیاں عطا فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

میرے بیٹے عزیزم اقبال احمد بلوچ ٹیلر ماسٹر گولبازار ربوہ کی دریا میں ڈوب کر اچانک اندوہناک وفات پر بکثرت احباب جماعت نے ہمارے گھر تشریف لا کر ہمدردی و تعزیت فرمائی ہم دل کی گہرائیوں سے ان سب کے شکر گزار ہیں اور دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضلوں سے نوازے اور عزیزم اقبال احمد کے درجات بلند فرمائے۔ نیز اس کی غم زدہ والدہ اور جملہ عزیز واقارب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

خادم حسین رند دارالصدر شرقی ربوہ

بقیہ صفحہ 1

سے مدد فرمائی۔ تہ دل سے شکر گزار ہے۔ لیکن سب سے زیادہ شکریہ اور احباب کی دعاؤں کے مستحق مکرم ڈاکٹر مسعود الحسن صاحب نوری ہیں جنہوں نے خاکسار کے علاج پر خصوصی توجہ فرمائی۔ اسی طرح مکرم فضل الرحمٰن صاحب امیر ضلع راولپنڈی نے بھی ہر طرح خیال رکھا۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر سے نوازے۔ احباب جماعت کی خدمت میں شفائے کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

خبریں

ربوہ: 26 اکتوبر
ہفتہ 27 اکتوبر۔ غروب آفتاب: 5-26
اتوار 28۔اکتوبر۔ طلوع فجر: 4-57
اتوار 28۔اکتوبر۔ طلوع آفتاب: 6-19

امریکیوں نے ہمارا ملک تباہ کردیا۔ طالبان نے اسلامی کانفرنس سے اپیل کی ہے کہ وہ فوری طور پر اپنا ایک وفد افغانستان بھیجے تاکہ وہ امریکی بمباری سے ہونے والی تباہی اور ہلاکتوں کا اندازہ لگا سکے۔ افغان وفد برائے تعلیم نے کہا ہے کہ یہ وفد خود اپنی آنکھوں سے دیکھے کہ امریکہ اور اس کے اتحادی ممالک نے ملک میں کیا تباہی مچائی ہے۔

طالبان توقع سے زیادہ طاقتور نکلے۔ امریکی وزیر دفاع ڈونلڈ رمزفیلڈ نے کہا ہے کہ طالبان حکومت کو ہٹا بھی دیا جائے تو پھر بھی امریکہ کے لئے اسامہ کو گرفتار یا قتل کرنا مشکل ہوگا۔ انہوں نے ریورس اے ٹوڈے کو بتایا کہ طالبان توقع سے زیادہ طاقتور نکلے۔ انہوں نے کہا کہ دنیا بہت بڑی ہے اور اس میں بہت سے ملک ہیں جبکہ اس کے پاس بہت سارا پیسہ ہے اور بہت سے لوگ اس کی مدد کرتے ہیں اور میں نہیں جانتا کہ ہم کامیاب بھی ہوں گے یا نہیں البتہ ہم اس کو تلاش کرنے کے خواہش مند ضرور ہیں۔ انہوں نے کہا حیرت ہے ابھی تک طالبان اقتدار سنبھالے ہوئے ہیں۔ وہ زبردست جنگجو ہیں لیکن ان کو ہٹانے کے لئے جتنا بھی وقت لگے ہم تیار ہیں۔

3 گاؤں اور ایک بس تباہ سینکڑوں ہلاک۔ امریکہ اور اس کے اتحادیوں نے 19 ویں روز بھی افغانستان پر بمباری کا سلسلہ جاری رکھا جس کے نتیجے میں 2 گاؤں اور ایک مسافروں سے بھری بس تباہ ہوگئی۔ اور سینکڑوں افغان شہری ہلاک ہو گئے۔ اس کے علاوہ کابل، قندھار، مزار شریف اور بگرام ائرپورٹ پر حملے کئے گئے۔ طالبان کے ہیڈ کوارٹر اور اگلے مورچوں کو کلسٹر بموں سے نشانہ بنایا گیا۔ ہرات کے گاؤں تحت علمان، عشق سلیمان اور شکار قلعہ میں بمباری سے تباہی مچ گئی۔ دوسری طرف طالبان نے امریکی طیاروں پر میزائل برسائے اور ان کو واپس جانے پر مجبور کردیا۔

احتساب قانون میں غلطیاں ہیں۔ لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس خلیل الرحمان رمدے اور مسٹر جسٹس میاں ثاقب نثار پر مشتمل احتساب اپیلیٹ بنچ نے مختلف کیسوں کی سماعت کے دوران ریمارکس دیئے کہ ہمیں نیب قانون اور نیب حکام کی سمجھ نہیں آئی کہ وہ عدالتوں سے کیا چاہتے ہیں اگر نیب حکام کو پریشانی تھی کہ ہم نے ضابطہ فوجداری قانون کی دفعہ 497-498 کے تحت ضمانت نہیں لینی تو پھر قانون سازی کرکے ہمیں ضمانتوں کا اختیار نہ دیتے۔ جبکہ آئین کی دفعہ 199 کے تحت بھی ہم ضمانت لے سکتے ہیں۔ ایسے میں ہم سمجھتے ہیں کہ نیب کسی کی رہائی نہیں چاہتا انہوں نے کہا کہ ہمیں نیب قانون بنانے والے ڈرافٹ مین کے ذہن اور عقلمندی پر رشک آرہا ہے جس نے قانون میں غلطیاں کی ہیں اور عدالتوں سے مذاق کیا۔

ایک دوسرے کو درپیش چیلنجوں کا مقابلہ کریں گے۔ پاکستان اور سعودی عرب نے یہ اعلان کیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کے قومی مفادات کو درپیش چیلنجوں کا مل کر مقابلہ کریں گے اور سعودی عرب کے وزیر خارجہ شہزادہ سعود الفیصل نے کہا ہے کہ موجودہ نازک صورت حال میں پاکستان کے ساتھ اظہار یکجہتی ہر مسلمان کا فرض ہے کیونکہ پاکستان اسلامی امہ کی امیدوں کا مرکز ہے۔ پاکستان کے دورے پر آئے ہوئے سعودی عرب کے وزیر خارجہ اور خادم حرمین شریفین کے خصوصی نمائندے نے صدر جنرل مشرف سے ملاقات کی۔ ایک گھنٹہ سے زائد دیر تک جاری رہنے والی ملاقات میں باہمی دلچسپی کے امور، باہمی تعاون کے فروغ اور علاقائی و عالمی صورت حال خصوصاً افغانستان کے حالات پر تفصیلی تبادلہ خیال ہوا۔

افغانستان پر پاکستانی مرضی کی حکومت نہیں بننے دیں گے۔ امریکہ نے کہا ہے کہ پاکستان کو افغانستان پر مرضی کی حکومت مسلط نہیں کرنے دیں گے ماضی کے تجربات کی روشنی میں اب کوئی غلطی نہیں کریں گے۔ افغانستان میں آئندہ حکومت کے بارے میں فیصلہ عالمی برادری کرے گی اقوام متحدہ کا بھی اہم کردار ہوگا۔ تمام ملک طویل عرصہ تک امداد کے لئے تیار ہیں۔

مشرف کو مجاہدین کے خلاف کریک ڈاؤن کی اجازت نہیں دیں گے۔ آل پارٹیز حریت کانفرنس کی ایگزیکٹو کمیٹی کے رکن عبدالغنی لون نے واضح کیا ہے کہ کشمیری عوام مجاہدین کے خلاف پاکستانی کریک ڈاؤن کو قبول نہیں کریں گے۔ اے ایف پی سے باتیں کرتے ہوئے انہوں نے کہا اپنے بچوں کے خلاف کریک ڈاؤن قبول نہیں ہے۔ کشمیر کی جدوجہد آزادی حق پر مبنی ہے۔ مشرف کوئی سمجھوتہ کرنا چاہتے ہیں تو تعاون کریں گے۔ مگر وہ بھارتی مطالبات پر عملدرآمد نہ کریں کشمیر حقیقی مسئلہ ہے مگر بھارت یہ تاثر دے رہا ہے کہ اس کے پیچھے پاکستان کا ہاتھ ہے۔

دہشت گردی کے خلاف دوسرا آپریشن کشمیر میں ہوگا۔ بھارت نے کہا ہے کہ امریکہ نے اس کے ساتھ وعدہ کیا ہے کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ کا دوسرا آپریشن کشمیر میں ہوگا۔ وزیر داخلہ ایل کے ایڈوانی نے بھارتی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ طالبان پر امریکی حملے دہشت گردی کے خلاف عالمی مہم کا پہلا مرحلہ ہیں۔ جبکہ دوسرے مرحلے میں کشمیر میں جہادی تنظیموں سے نمٹا جائے گا۔ اور امریکہ اس سلسلے میں بھارت سے مکمل تعاون کرے گا۔

پاک بھارت کشیدگی کم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر نے کہا ہے کہ برطانیہ پاکستان اور بھارت کے درمیان کشیدگی کم کرنے کی بھرپور کوشش کر رہا ہے۔

25 سال سے قائم PH:041-611122
سٹار نیلام گھر
نیلامی کا وقت صبح دس بجے
استعمال شدہ: ٹی وی۔ وی سی آر۔ ٹیپ ریکارڈر سنٹر (ہول سیل و ریٹیل)
جمعہ کے دن نیلام باقی دن خرید و فروخت
عیدگاہ روڈ فیصل آباد بالمقابل سٹی مسلم ہائی سکول

سچی بوٹی کی گولیاں
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ
گول بازار ربوہ
☎04524-212434 Fax:213966

دانتوں کے ماہر معالج
شریف ڈینٹل کلینک
اقصیٰ روڈ ربوہ۔
فون نمبر 213218

ہومیوپیتھک ادویات کی سیل اور پروموشن کیلئے مختلف شہروں میں اسامیاں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔ مکمل کوائف بمع فوٹوگراف اپنی درخواست صدر حلقہ کی تصدیق کے ہمراہ P.O. BOX 4038 لاہور پر روانہ کریں۔

نمبر شمار	نام اسامی	علاقہ	تعداد اسامی	تعلیمی قابلیت	تنخواہ	دیگر مراعات
1	میڈیکل ریپ	کراچی	2	D.H.M.S یا F.A	3000	T.A. D.A
2	میڈیکل ریپ	پشاور (صوبہ سرحد)	1	D.H.M.S یا F.A	3000	T.A. D.A
3	مارکیٹنگ منیجر	گوجرانوالہ	1	D.H.M.S یا B.Sc	5000	T.A. D.A
4	مارکیٹنگ منیجر	لاہور برائے صوبہ پنجاب	1	D.H.M.S یا B.Sc	5000	T.A. D.A
5	لیڈی ڈاکٹر	لاہور	1	D.H.M.S	5000	
6	مارکیٹنگ منیجر	کراچی	1	D.H.M.S یا B.Sc.	5000	T.A. D.A
7	پروڈکٹس منیجر	لاہور	1	M.B.A	9,000	

اس کے علاوہ ملک بھر سے ڈسٹری بیوٹرز درکار ہیں۔ جو اپنی ڈویژن کے تمام شہروں اور قصبوں تک رسائی رکھتے ہوں۔

بچوں کے لئے مفید کیور یٹو ادویات

① BABY TONIC	20/-	بچوں کی کمزوری، سوکھے پن اور دانت نکالنے کی تکلیف کے لئے کامیاب دوا ہے
② BABY POWDER	15/-	بچوں میں قے اور دستوں کے لئے مفید ہے
③ BABY GROWTH COURSE	50/-	کمزور بچوں کی ہڈیوں کی نشوونما اور جسمانی توانائی کے لئے کامیاب دوا ہے۔
④ DWARFISHNESS COURSE	200/-	قد کا چھوٹا ہونا، جسم کی کمزوری اور رکی ہوئی نشوونما کے لئے مفید کورس ہے۔
⑤ PICA COURSE	35/-	بچوں میں کیلشیم کی کمی دور کرنے کے لئے اور مٹی کھانے کی عادت چھڑانے کے لئے
⑥ ANTI CARIES FOR BABIES COURSE	35/-	بچوں کے دانتوں کو کیڑا لگنے کے لئے

ادویات و لٹریچر اپنے شہر کے سٹاکسٹ یا ہیڈ آفس سے طلب فرمائیں
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی گول بازار ربوہ

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61